دار التبلیغ کا پہلا رسالہ

بیادگار استاد الکل فی الکل حضرت غفران مآب

تاریخ کا خونی ورق

یعنی

شہادت امام حسین علیہ السلام کے تاریخی واقعات

مصنفہ

سرکار حکیم الامۃ علامہ ہندی السید احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر مرحوم

قیمت .... ۵ر آنے

maablib.org

MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برّیه
maablib.org

دار التبلیغ کا پہلا رسالہ

بیادگار استاد الکل فی الکل حضرت غفران مآب

تاریخ کا خونی ورق

یعنی

شہادت امام حسین علیہ السلام کے تاریخی واقعات

مصنفہ

سرکار حکیم الامۃ علامہ ہندی السید احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر

مرحوم

maablib.org

باسمہ سبحانہ

دیباچہ

محرم الحرام ۱۳۵۷ھ کے سرفراز محرم نمبر کے لئے واقعات کربلا لکھے گئے تھے۔ اور مظلوموں کے بادشاہ، صابروں کے شہنشاہ کی بارگاہ میں یہ ناچیز ہدیہ پیش کیا تھا۔

احباب کے اصرار اور دارالتبلیغ کے ضروریات نے مجبور کیا کہ چند مفید اضافوں کے ساتھ بطور رسالہ نکر یہ مضمون طبع کرایا جاوے بعض ناگزیر اتفاقات کی وجہ سے محرم وصفر میں یہ مضمون طبع نہ ہوسکا خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم اس قابل ہوئے۔ کہ اس مفید رسالہ کو بعض ضروری اضافوں کے ساتھ نکر پیش کرسکیں۔ وما توفیقی الا باللہ

maablib.org

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

جنگ کربلا کے تاریخی حالات!

حالات امام حسین

خدا کا فدائی، اسلام کا شیدائی، مسلمانوں کا غمگسار، امت کا جان نثار، خدا کا محبوب رسول کا پیارا، محمد کا لختِ جگر، علی کا نورِ نظر، فاطمہ کا چاند، حق کا دلدادہ، صداقت کا شہزادہ، مجسمہ ایثار، صبر و استقلال کا پتلا، خلق و مروت کا پیکر، رحم و انصاف کا پیکر، ہمت کا دھنی، امت کا پیشوا، شانِ الٰہی کا مظہر، کمالات رسالتی کا آئینہ، حافظ دینِ الٰہی،

جنگ کربلا کا قافلہ سالار حسین مظلوم

۳ شعبان المعظم سنہ ۴ھ بروز جمعہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا اور ۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ بروز جمعہ بعد زوال آفتاب چھپن سال کی عمر میں کربلا کے چٹیل میدان میں مع عزیز و اقارب ننھے ننھے بچوں اور جاں نثار رفیقوں کے تین دن کی

بھوک پیاس میں گردن کٹا کر سو رہا۔

تاریخ والوں کے سوا کون جانتا ہے۔ کہ حسین علیہ السلام اس مظلومیت سے

کیوں شہید کر دیئے گئے۔ اور قتل مظلوم کے کون لوگ ذمہ دار تھے۔

امام حسین کا شجرۂ نسب

واقعات شہادت کو روشنی میں لانے کے لیئے سب سے پہلے ضرورت ہے۔ کہ ہم شجرۂ نسب پیش کریں

جس سے وجوہ شہادت کے معلوم کرنے میں سہولت ہو۔

ذیل کے شجرہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ غالب سے

وہ سلسلہ جو عبداللہ بن عبدالمطلب اور ابوطالب تک منتہی ہوا ہے۔

صرف۔ وہی موحد وملت ابراہیمیؑ پر تھے۔ باقی تمام افراد کا سلسلہ بت

پرست و مشرک ہے۔ خلفائے رسولؐ بھی مشرک تھے عرصہ کے بعد

رسول خدا پر ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے۔

maablib.org

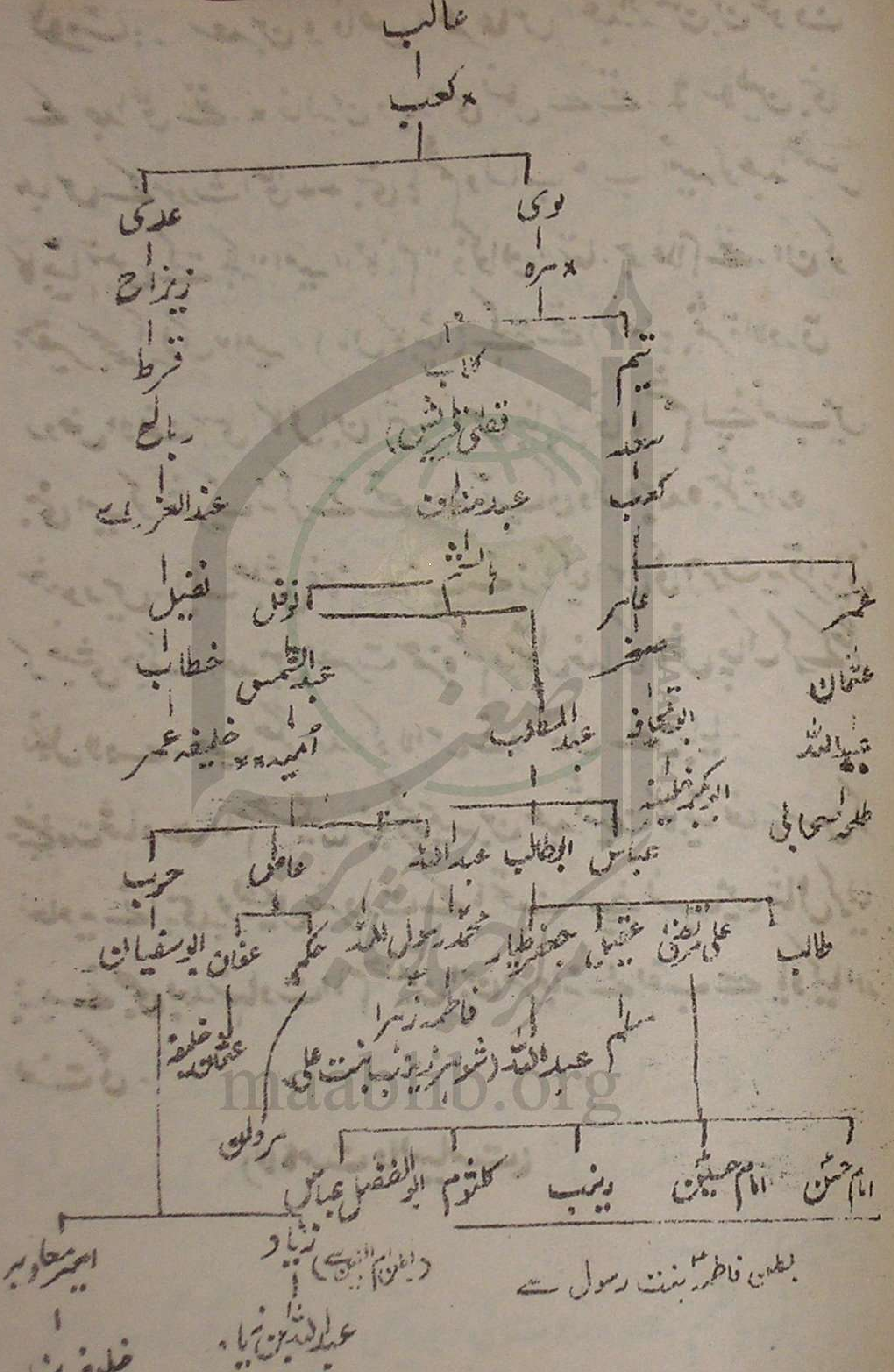

غالب
کعب
لوی
عدی
مرہ
زیزاح
قرط
رباح
عبدالعزیٰ
نفیل
خطاب
خلیفہ عمر
تیم
سعد
کعب
کلاب
قصی قریش
عبد مناف
ہاشم
نوفل
عبدالشمس
امیہ
عامر
عمرو
صخر
عثمان
عبیداللہ
طلحہ صحابی
ابوقحافہ
ابوبکر خلیفہ
عبدالمطلب
حرب
عاص
عبداللہ
ابوطالب
عباس
ابوسفیان
عفان
حکم
محمد رسول اللہ
فاطمہ زہرا
جعفر طیار
عقیل
علی مرتضیٰ
طالب
عثمان خلیفہ
مسلم
عبداللہ شوہر زینب بنت علی
مروان
امام حسن
امام حسین
زینب
کلثوم
ابوالفضل عباس
امیر معاویہ
زیاد
خلیفہ یزید
عبیداللہ بن زیاد
بطن فاطمہ بنت رسول سے

maablib.org

نوٹ:۔ سعد بن وقاص، عمر عاص، عبدالرحمن بن عوف کے جد اعلیٰ تھے۔ * خالد بن ولید اسی نسل سے تھے۔ ‡ سلاطین بنی عباس کے مورث اعلیٰ ++ بنی ہاشم و نساب عرب۔ امیہ کو عبدالشمس کا بیٹا نہیں کہتے بلکہ ''امیہ'' کا نام ''ذکوان'' تھا۔ جو غلام تھے۔ ان کو حقیر سمجھ کر لوگ ''امیہ'' (ماں کا بیٹا) کہتے تھے (اصابہ، ثمرۃ الاوراق روض الانف سہیلی، کامل ابن اثیر) اس بنا پر بنی ہاشم اپنے نسب میں بنی امیہ کو شریک نہ کرتے تھے۔ ‡ آپ کی والدہ ہندہ جگر خوارہ مشہور ہیں۔ ایک حبشی غلام سے آپ نے زنا کیا اس کی اجرت یہ قرار پائی کہ حبشی جنگ احد میں حضرت حمزہ عم رسولؐ خدا کی لاش چاک کر کے جگر نکال لادے۔ جب جگر ہندہ کو ملا اس نے دانتوں سے چبایا۔

‡ بعد شہادت امام حسینؑ زیاد جو سمیہ بن عبید ثقیف کا بیٹا تھا جس کو معاویہ نے اپنی پولیٹیکل ضرورت کے ماتحت اپنے نسب میں شامل کرلیا یزید نے بھی بعد شہادت امام حسینؑ ابن مرجانہ کے لقب سے یاد کیا اور لعنت کی۔

(الامامت والسیاست)

خاندانِ رسالت سے پشتینی عداوت اور اسکے وجوہ واسباب اور اسکا نتیجہ جنگ کربلا	کشتۂ ظلم وجفا حسینؑ چونکہ وارث اسلاف کرام واجداد عظام تھا

اس لیئے تمام عداوتوں کا مرکز بھی یہی ایک تنہا ذات رہ گئی تھی اس لیئے تمام اگلی اور پچھلی عداوتیں اُسی ایک و تنہا ذات سے نکالی گئیں اور امام حسینؑ نے بھی نہایت ہی خندہ پیشانی سے اپنی ذاتِ عالی کو تمام بزرگوں کی طرف سے پیش فرما دیا۔ اور اپنی ذات کو اسی فداکاری کی وجہ سے عالم میں ذبحِ عظیم کا مصداق بنا دیا۔

دیکھو! ان اسباب و وجوہ عداوت کو

(۱) خاندان ہاشم سے بنی تیم، بنی عدی، بنی امیہ کو سخت ترین عداوت تھی اور یہ تینوں قبیلے بنی ہاشم کے خلاف حلف اور معاہدہ کیئے بیٹھے تھے۔ جناب ابوبکر قبیلہ بنی تیم سے تھے اور جناب عمر قبیلہ عدی سے اور جناب عثمان بنی امیہ میں سے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بیعت رضوان میں مولیٰ خدا نے بھی اس اتحادی رشتہ کو نہیں توڑا۔ بلکہ جناب ابوبکر و عمر میں برادری قائم کی۔ اور جناب عثمان کو عبدالرحمٰن بن عوف (خلیفہ گر) کا بھائی بنایا۔ اسلام لانے کے بعد بھی یہ قبائل شیر و شکر رہے۔

بنی ہاشم سے عداوت کی وجہ یہ تھی کہ جناب ابوبکر کے دادا صخر

نے "امیہ" کے "اغوا سے جناب عبد المطلب کے پڑوسی یہودی کو دولت کی لالچ میں قتل کر دیا۔ "امیہ" نے اُن کو پناہ دی ایک سال تک عبد المطلب قاتل کی تلاش میں رہے بالآخر پتہ لگا اور "امیہ" سے بجبر "صخر" کو حاصل کر کے حسب قانون حجاز "صخر" سے بھاری دیت حاصل کی جو مقتول یہودی کے بھتیجے کو دی گئی۔ اور دس سال کیلئے صخر جلاوطن کیے گئے

۲۔ دولت و ثروت و حکومت موروثی خانہ کعبہ کی وجہ سے حضرت عبد المطلب کو حاصل تھی جس کی وجہ سے تمام قبائل آپ کے دشمن تھے اور یہ تولیت کعبہ و حکومت و ثروت جناب عبد المطلب سے حضرت ابو طالب کی طرف منتقل ہوئی تھی۔ اس لیئے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بھی سخت دشمنی تھی۔ وہ عہدے اور منصب حسب ذیل تھے۔

تولیت خانہ کعبہ، حجاج کی مہمانی "وفادہ" حجاج کیلئے پانی کی فراہمی "سقایہ" تمام قبائلی نزاعوں کا فیصلہ "قضاۃ" اور لشکر کی سپہ سالاری "امام حسین" مذکورہ کل منصبوں کے وارث و مستحق تھے۔

حضرت عبد المطلب کے چچا نوفل جد حضرت عثمان بن عفان نے جناب عبد المطلب کی جائداد غیر منقولہ دبالی تھی حضرت عبد المطلب نے اپنے ماموں کو مدینہ منورہ سے بلا یا وہ اسّی نفر مددگار ساتھ لائے اور بجبر جائداد نوفل کے قبضہ سے نکال کر عبد المطلب کے حوالے کی۔

۴۔ چاہ زمزم عرصے سے نظروں سے مخفی ہوگیا تھا حضرت عبدالمطلب کو الہام معلوم ہوا جس کو آپ نے برآمد کیا "اُمیہ" نے پورش کی تاکہ شغل ہٹائے۔ لیکن سب مغلوب ہوئے۔

۵۔ جناب عبدالمطلب نے "اُمیہ" کی شرارتوں سے عاجز آکر بنی جرہم جو ایک بڑا قبیلہ اور بہادر تھا۔ معاہدہ کر لیا جو سب کو شاق ہوا۔

۶۔ اہل تاریخ واقف ہیں۔ کہ عرب حسب و نسب پر مٹے ہوئے ہیں اُن کے آب و گل میں تفاخر نسبی داخل ہیں۔ اس لئے بنی ہاشم قبائل عدی، تیم اُمیہ کو قبیر لشی اور اپنا مقابل نہ سمجھتے تھے۔ اور طعنہ لگاتے تھے۔ جس کی وجہ سے بنی ہاشم سے سب کو سخت عداوت و مخالفت تھی۔

آخر کار ان عداوتوں کو خداوند کریم کو قرآن مجید میں ظاہر فرمانا پڑا۔ ونزعنا مافی صدورھم من غل جو کہ حضرت علیؑ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان کی قدیمی رنجشوں کو جتایا گیا ہے۔ اس لئے کہ حضرت علی بنی ہاشم کے سردار تھے۔ اور حضرت ابوبکر بنی تیم، حضرت عمر بنی عدی، اور حضرت عثمان بنی اُمیہ سے تھے۔ اور زمانہ جاہلیت سے ایک دوسرے کا دشمن تھا۔ (ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) مذکورہ عداوتیں پشتہا پشت سے چلی آتی تھیں۔

۷۔ علی ابن ابی طالب کی شمشیر آبدار نے مذکورہ قبائل کو اور غلفار کے

قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی نصرت میں قتل کیا مثل عمیر بن کعب

یزید بن تمیم، عثمان، مالک، بنی تیم سے جو قریبی رشتہ دار جناب ابوبکر

اور جناب طلحہ کے دست علیؑ سے قتل ہوئے۔

ابو العاص بن قیس، عمر بن ہشام، ہشام بن امیہ حضرت فاروقؓ کے

قریبی رشتہ دار مارے گئے۔

معاویہ بن مغیرہ بن ابو العاص، عاص بن سعید بن عاص بن امیہ

حضرت عثمان کے قریبی رشتہ دار مارے گئے۔

اور حنظلہ معاویہ کے ماموں اور ابن عتبہ۔ اور عامر بن عبداللہ اور

شیبہ امیر معاویہ کے نانا کے بھائی۔ اور عتبہ امیر معاویہ کے نانا یہ سب

جناب عثمان اور امیر معاویہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اور عمیر بن عوف

عاصم بن ابی عوف جناب سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمن بن ابی عوف کے قریبی رشتہ دار مقتول ہوئے

ورثاء مقتولین کا جذبہ انتقام تھا۔ جس نے رسول خدا اور علی مرتضیٰ

کو دم نہ لینے دیا۔ اور ہندہ کو عم رسول حمزہ کے جگر چبانے پر آمادہ

کیا۔ اور انہیں شہداء بدر کو یاد کر کے خلیفہ ابن خلیفہ یعنی جناب یزید

اس بھرے دربار میں مرثیہ پڑھ رہے تھے۔ عین اس وقت جب سر امام

حسینؑ طشت میں دھرا ہوا سامنے تخت پر رکھا ہوا تھا۔ یہ خلیفہ زادہ پکار

پکار کر کہہ رہا تھا۔

اے کاش آج کے روز ہمارے مقتول بزرگ جو بدر میں قتل ہوئے۔ دیکھتے کہ میں نے کس طرح سے بدلہ لے لیا ہے۔ اور چنے ہوئے بنی ہاشم کے بزرگوں کو قتل کر کے عوض پورا کر لیا۔ (طبری)

۸۔ سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ رسولخدا کی وفات ہوئی۔ حضرت علی کو یقین تھا۔ کہ وہی وصی و خلیفہ و جانشین رسول ہوں گے۔ اور سب ہی کو اس کا یقین تھا۔ اس لئے کہ علیؑ برادرِ رسول، داماد رسول ہر لڑائی میں سردار لشکر رہ چکے تھے۔ اور جملہ مہاجرین و انصار محکوم با تحت رہ چکے تھے۔ رسول کے قرضے آپ ہی نے ادا کئے۔ آپ کے علم و حکمت و شجاعت و زہد کی بار بار رسول خدا تصدیق فرما چکے تھے۔ متعدد موقعوں پر آپ کو اپنا وصی و جانشین بھی ظاہر کیا تھا۔ اور تمام اصحاب اور عرب جانتے تھے۔ کہ علی کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ (دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، صحیح ترمذی، اپالوجی فار اینڈ قرآن جان ڈیون پورٹ لکچر محمڈن لا امیر علی صفحہ ۳۴ نوٹ ۲ فیصلہ مشورہ بمقدمہ اپیل مسٹر جسٹس آمیر ٹولڈ)

علیؑ خلاف توقع اجتماع سقیفہ کی وجہ سے خلافت سے محروم رہ گئے۔ لیکن ہمیشہ دربار خلافتی میں اپنا حق خلافت جتلاتے رہتے۔ اور باوجود جبر و تشدد خلافت اولٰی میں بھی بیعت نہ کی اور خلافت ثالثہ میں بھی احتجاج

فرمایا اور بیعت نہ کی اور جنگ جمل و صفین میں بھی آپ کے اعزا رفیق اور خود آپ برابر فرماتے رہے کہ میں نے بیعت نہ کی تھی حتیٰ کہ خلافت ثالثہ کے موقع پر جب آپ سے سیرت خلفاء کی پابندی کے لئے کہا گیا۔ اس وقت بھی آپ نے انکار کیا۔ اور بعد قتل جناب عثمان جب آپ کے سامنے عہدہ خلافت کی پیشکش ہوئی تو آپ سے سیرت خلفاء کی پابندی کو کہا گیا۔ اس وقت بھی آپ نے انکار کیا۔ اور حضرت سیدہ بنت الرسول نے آخر دم تک بیعت نہ کی اور ایسی ناراض رہیں کہ جناب خلافت مآب (یعنی ابوبکر و عمر) سے بات تک نہ کی!

المختصر جناب امیرؑ اور ان کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ یکے بعد دیگرے اپنے کو خلیفہ رسول سمجھتے رہے۔ اور ان کے تابعین و اصحاب اور جملہ بنی ہاشم خلافت کے حقدار انہیں حضرات کو سمجھتے رہے اور اسی خیال و اعتقاد پر شدید مصیبتیں بھی جھیلیں۔

یہ دشمنی ایسی شدید اور سخت ترین تھی جو آج تک فریقین کے طرفداروں میں موجود ہے۔ جو اکثر نازک حالت پیدا کر لیتی ہے

جناب عثمان کا رویہ

خود ان کی ذات کے لئے بھی بدترین نتائج کا موجب ہوا۔ عہد خلافت میں انہوں نے خزانہ اپنے خاندانیوں میں لٹا دیا تھا۔ تمام صوبوں کی اعلیٰ

افسری و عہدے اپنے خاندان کو دے دیئے تھے جس سے عام شورش ہوئی اور آپ قتل کر دیئے گئے۔

لیکن اسی پر اکتفا نہ ہوئی خاندان نبوت بھی بھینٹ چڑھ گیا، بنی امیہ کافی اقتدار و دولت حاصل کر چکے تھے۔ بنی ہاشم فلاکت و مصیبت میں مبتلا تھے۔ پچھلی عداوتیں اور دولت و حکومت کا حسد اس بات کا سبب ہوا کہ اولاد رسول کو دنیا سے مٹا دیں۔

فرزندِ رسول کی کسی نے کیوں نہ مدد کی؟

دنیا میں اولاد رسول کا کوئی حامی نہ تھا، رسول کے پرستاروں نے سہولت سے اولاد رسول کا خاتمہ کس طرح سے کر دیا۔ اس تعجب خیز بات کا جواب تاریخ کے اوراق سے بخوبی مل جاتا ہے۔

(۱) رسول خدا کی آنکھ بند ہوتے ہی علی مرتضیٰ خلافت سے محروم کر دیے گئے۔ اور خانہ نشین ہو گئے۔ خلافت دوسروں کے ہاتھوں میں چلی گئی ظاہر ہے کہ اسی وقت سے خلافتوں کا عام پروپیگنڈا شروع ہو گیا۔ اور ان کے اصول خلافتی کا رواج ہو گیا، علیؑ واولاد رسول کے اصول اور شخصیتوں کا تعارف مفتوحہ ملکوں میں کون کرنے والا تھا۔ عنان خلافت ان گروہوں میں آگئی جو اصولاً بھی سیاست و دیانت علوی سے عظیم اختلاف رکھتے تھے۔ جنہوں نے اسلام کی تلوار کا مذہب اور فتوحات و ملک گیری

کا مذہب بنا دیا تھا۔ بدوی عرب جو سونا چاندی کی صورت سے بھی واقف نہ تھے۔ ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے کمزور غافل ملکوں کی لوٹ مار میں ٹوٹ پڑے تھے۔

علوی آئین کا یہ اقتضا تھا۔ کہ نابینا بھائی عقیل فقیر و مصیبت سے جاں بلب ہو کر حصہ سے زائد تھوڑا گیہوں انگتا ہے تو علیؑ بیت المال کا چراغ جب بجھا دیتے ہیں۔ اس وقت بھائی کی مصیبت سنتے ہیں اور عام حصہ سے زائد چند مشت گیہوں مانگنے پر لوہا گرم کر کے بھائی کو داغ دیتے ہیں۔ تمام بنی ہاشم فقر و گرسنگی میں مبتلا ہیں۔ لیکن ان کا مہبر امن و امان کا دیوتا تلوار اٹھانے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اور ملک گیری و فتوحات کو اسلام کا غلط جامہ نہیں پہنانا چاہتا تھا۔

۲۔ دنیا مفلس کا کب ساتھ دیتی ہے۔ علیؑ اور اولاد علیؑ فاقہ کشی میں مبتلا اور خلافتی لیڈروں کے خزانے مال و زر سے بھرے پڑے تھے۔

جناب ابوبکر کی ماہوار کی تنخواہ بیت المال سے پانچسو درہم تھی (تاریخ الخلفاء)

جناب عثمان کی وفات کے بعد ۱۵۰۰۰۰ اشرفی اور ۱۰۰۰۰۰۰ درہم نکلے تھے۔ اور ۱۰۰۰۰۰ درہم کی زمینداری اس کے علاوہ اثاث البیت اسپ شتر، بھیڑ، بکری، لونڈیاں اور غلام تھے

(مروج الذہب مسعودی)

بی بی عائشہ کی بیت المال سے تنخواہ بارہ ہزار درہم سالانہ تھی۔

(مستدرک حاکم)

حضرت زبیر جب مرے تو ان کے ترکہ کے ایک حصہ کی قیمت پچاس ہزار اشرفی تھی۔ ایک ہزار گھوڑا، ایک ہزار لونڈی۔ اس کے علاوہ تھیں آپکی عالیشان کوٹھیاں بصرہ، یمن، مصر، کوفہ، سکندریہ میں موجود تھیں

(مروج الذہب مسعودی)

حضرت طلحہ کی آمدنی عراق سے تھی روزانہ ایک ہزار اشرفی اور "سراۃ" سے جو آمدنی تھی وہ اس سے کہیں زائد تھی۔ آپکا عالیشان محل کوفہ میں۔ اور مدینہ میں تھا۔ جو ساگوان کی لکڑی کا بنایا تھا۔

(مروج الذہب مسعودی)

عبدالرحمٰن بن عوف (خلیفہ گر) کے اصطبل میں ایک ہزار گھوڑا ہر وقت بندھا رہتا تھا۔ ایک ہزار اونٹ دس ہزار بکریاں تھیں آپکے ترکہ کا چہارم حصہ ۸۴۰۰۰ درہم قرار پائے تھے۔ (مروج الذہب)

زید بن ثابت کی دھن دولت کا تخمینہ ایک لاکھ اشرفی کے علاوہ چاندی سونے کی اینٹیں تھیں۔ جو بعد میں کاٹ کر ورثہ پر تقسیم ہوئیں

(مروج الذہب)

حضرت سعد بن وقاص کا "عقیق" میں ایک عالیشان دو منزلہ

محل تھا۔ (مروج الذہب)

حضرت یعلی بن منبہ نے ترکہ میں نقد پچاس ہزار اشرفی چھوڑی

اور تین لاکھ درہم کا مال و متاع (مروج الذہب

حضرت امیر معاویہ۔ گورنر شام کی تنخواہ خلافت مآب حضرت عمر

نے ایک لاکھ اشرفی سالانہ مقرر کی تھی۔ پھر بحکم خلیفہ ثالث ذمیوں

کی زمینیں اپنی خاص ملکیت میں داخل کر کے جاگیرداری کی بنیاد

ڈالی۔ (ابن عساکر) آپ کا قصر "خضراء" شام کا عالیشان محل جب ابو ذر

غفاری صحابی نے دیکھا تو نصیحت کی جس کے صلہ میں جناب عثمان نے

اس گستاخی کی یہ سزا دی کہ شام سے بلا کر "ربذہ" کے اجڑے اور

ویران مقام پر صحابی رسولؐ کو نظر بند کر دیا جہاں وہ غربت کی موت

مرے (کامل ابن اثیر)

جناب مروان نے اپنے سالے کو خلیفہ ثالث نے باغ فدک عطا کر

دیا (طبری) اور افریقہ کا کل خمس بخش دیا (واقدی) (استیعاب)

جناب عثمان نے اپنے داماد حارث بن حکم کو ایک لاکھ درہم عطا کیا

(طبری)

مہروز کا بازار مدینہ کا مروان کے بھائی کو بخش دیا

(محاضرات راغب اصفہانی)

جناب عثمان نے عبداللہ بن خالد بن اسید کو چار ہزار درہم بیت المال سے عطا کر دیئے۔ (معارف ابن قتیبہ)

غرضکہ تمام خزانہ جناب عثمان نے اپنے رشتہ داروں پر لٹا دیا تھا۔ اور سب ہی اثریل و مالدار ہو گئے تھے۔ (صواعق محرقہ تاریخ الخلفاء)

نتیجہ اس کا یہ تھا کہ ایک طرف سرمایہ داری دوسری طرف فقر و مصیبت دولتمندوں کا مقابلہ ایک مسکین و فقیر گروہ کب کر سکتا تھا۔ ان سرمایہ داروں کی سرمایہ داری اور دولت کے نشہ سے مخمور عیش پسند و جاہ طلب خلقت میں رسول کی اولاد کا کون ساتھ دیتا۔

۳۔ تمام اسلامی ممالک کے گورنر اور اعلیٰ آفیسر ہی حضرات تھے جو پشتینی دشمن خاندان رسالت کے تھے۔ جناب خالد بن ولید گورنر مصر تھے جناب عمر خاص وزیر اعظم امیر معاویہ تھے۔ جناب مروان وزیر اعظم حضرت عثمان تھے۔ جناب ولید حاکم کوفہ تھے۔ جناب معاویہ خلافت عمریہ کے وقت سے گورنر شام تھے۔ جناب مروان کو امیر معاویہ نے قاضی دین مقرر کیا تھا جناب ابوہریرہ حاکم بحرین اور کبھی حاکم مدینہ مقرر ہوئے۔ ابن زیاد حاکم بصرہ و حاکم کوفہ مقرر ہوئے۔

ظاہر ہے کہ ملک ارباب حکومت کو چھوڑ کر ان لا وارثوں، بیکسوں غریبوں کا ساتھ کب دے سکتا ہے۔ آہنی گھونسہ اور زر و جواہر کی بارش

ہیں ایک ولی خدا کا مددگار کون ہو۔ کیا خوب سمجھا تھا۔ فرزدق شاعر نے
جب امام حسینؑ نے کوفہ کا حال ان سے پوچھا تو عرض کی "مولا دل آپ
کے ساتھ اور تلواریں یزید کے ساتھ ہیں"

بصرہ، کوفہ، مصر کی آبادی و تعمیر انہیں ہاتھوں سے ہوئی تھی
اور انہیں لوگوں کی آبادی تھی جو فوجی اور خلافتی نوکر تھے۔ سنہ ۱۶ھ
میں بصرہ بحکم جناب عمر عتبہ بن غزوان نے آباد کیا تھا۔ اور خلافتی فوج
کا کیمپ تھا، چند ماہ بعد سعد بن وقاص فاتح عراق نے بحکم جناب عمر
کوفہ آباد کیا ملک مصر میں "قسطاط" سنہ ۱۸ھ میں عمر عاص نے آباد کیا
لہذا خوب سمجھ لو ولایت بصرہ و کوفہ و مصر کی آبادی ان اقوام عرب سے ہوئی
جو اولاد رسولؐ کی رہین منت نہ تھی۔ ان کے دیوتا خلافتی لیڈر تھے۔
ان کو اصول و آئین و علوم و کمالات علیؑ و اولاد علیؑ کی کیا خبر تھی۔ اور کیا
ہمدردی ہو سکتی تھی۔ وہ اقوام اپنے گورنروں کے زیر اثر دشمنی اہلبیت
رسولؐ کو فریضہ دینی سمجھتے تھے

ملک شام کی تو یہ حالت تھی کہ آلِ رسولؐ و علیؑ و بتولؑ کا نام بھی نہ
سنا تھا۔ بجز اپنے فاتحوں اور خلیفہ وقت کے کسی کو بھی نہ جانتے تھے
وہ معاویہ کے سوا کسی کو رسولؐ کا قریبی رشتہ دار نہ جانتے تھے۔

لطیفہ ایک شامی گروہ بیٹھا علیؑ کی بابت گفتگو کر رہا تھا۔ اپنے اپنے خیالات

کا اظہار ہو رہا تھا سامنے سے ایک بوڑھا شامی نمودار ہوا۔ سب نے اس کو بلایا کہ یہ زندہ تاریخ اور بوڑھا آدمی ہے اس سے پوچھیں بوڑھا بولا ہاں ہاں میں خوب علیؑ سے واقف ہوں۔ علیؑ فاطمہؑ کا باپ عائشہ کا بیٹا تھا۔ مکہ کے اونٹ چرا کر مدینہ میں بیچتا تھا اور رسول کے ساتھ جنگ احد میں مارا گیا (مروج الذہب مسعودی)

جواب شبہ مانا کہ بصرہ اور کوفہ میں جناب امیرؑ کی فتوحات اور خلافت میں قوم ان سے اور ان کی اولاد سے روشناس ہو گئی تھی لیکن چند روز کیلئے جمل و نہروان و صفین کی لڑائیوں سے علیؑ و اولاد علیؑ کے کمالات کا اظہار کیوں کر ہوتا اور وہ کونسا وقت تھا اور جو چند ہستیاں تعلیمات علوی و آئین حیدری سے بہرہ ور ہوئی تھیں۔ وہ سب کی سب صلح امام حسنؑ کے بعد معاویہ کے فولادی شکنجہ میں آگئیں قید خانوں کو آباد کئے ہوئے تھیں۔

۵۔ فضائل صحابہ اور مذمت اہلبیت رسولؐ میں جناب معاویہ نے لاکھوں روپیہ صرف کر کے ہزاروں جھوٹی روایتیں گڑھوائی تھیں جو تمام اسلامی ممالک میں منبروں مسجدوں میں خطیب و امام مسجد کو عام اشاعت کا حکم تھا۔ سمرہ کو صرف ایک حدیث مذمت جناب امیرؑ میں بنانے پر چار لاکھ درہم خزانہ سے عطا ہوئے تھے۔ (مروج الذہب مسعودی)

اور ابوہریرہ کو مذمت امیر المومنینؑ میں ایک حدیث گڑھنے پر دو لاکھ درہم کا عطیہ ملا تھا۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

جب منظم اموی پروپیگنڈا علیؑ کے خلاف میں ہوا تو جاہل عربوں کی ذہنیت کی کیا حالت ہو گی۔ برسوں ہر منبر پر علیؑ کو گالیاں دینا خطیب اپنا فرض سمجھتے تھے

۔ قتل جناب عثمان کا سازشی مجرم جناب امیرؑ کو بنا کر تمام بلادِ اسلام میں قاتل خلیفہ رسولؐ و داماد رسولؐ قرار دیکر عام پبلک کو مشتعل کر دیا گیا تھا۔ "بی بی نائلہ" زوجہ جناب عمرؓ (عثمانؓ) کی کٹی ہوئی انگلیاں اور پیراہن خون آلودہ جناب عثمان منبر پر رکھا جاتا اور دس ہزار شامی روزانہ کھڑے ہو کر سینہ زنی اور ماتم کرتے تھے۔ جنگ صفین و جمل کی لڑائیوں میں تمام عرب کو باور کرا دیا گیا تھا۔ کہ علیؑ اور ان کے ساتھی نعوذ باللہ اسلام کے باغی اور قاتلان جناب عثمان ہیں۔ یہاں تک کہ کربلا کے میدان میں سپاہ شام علانیہ پکار پکار کر کہتی تھی۔ کہ ہم شیعیانِ عثمان ہیں ان کے خون کا بدلہ لیتے ہیں۔ ابن زیاد کا خط عمر سعد کو کربلا میں اس مضمون کو واضح کرتا ہے۔ کہ حسینؑ اور ان کے ساتھیوں پر پانی بند کر دو۔ جس طرح سے جناب عثمان کو پیاسا شہید کیا گیا۔ اور سرہائے شہداء و اسراء اہلبیت راہ کوفہ و شام میں خلیفۂ وقت کے باغی کہکر

پکارے جاتے تھے۔ مذکورہ وجوہ کی بنا پر خون امام حسینؑ کی پبلک میں کیا قدر وقیمت رہ جاتی ہے۔ اور کس کو ہمدردی ہو سکتی ہے۔ رسولخدا کے صحابی تک نصرت امام سے منہ چرائے بیٹھے رہے جس کا خمیازہ تاراجی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے وقت مل گیا۔

ہماری سمجھ اس سے قاصر ہے کہ قتل جناب عثمان کا الزام اگر سچا تھا۔ تو جناب امیر کے ہاتھ پر بیعت کیوں کر صحیح ہوئی۔ اور اگر الزام جھوٹا تھا تو مسلمانوں کی خونریزی اور اصحاب رسولؐ کی قتل و غارتی پر قرآن مجید کا صریحی کیا فتویٰ ہے۔ اگر بیعت علیؑ مرتضیٰ کی دہ کے سے ہو گئی تو ان کی وفات پر حضرت امام حسنؑ پر چھ ماہ کے لئے اجماع کیونکر ہو گیا۔ اور کس لئے خلیفہ بنائے گئے۔ اور جب بعد امیرالمومنینؑ خلافت امام حسنؑ برحق تھی تو بیعت کنندوں نے فرزند رسولؐ کا ساتھ کیوں نہ دیا اور صلح معاویہ پر کیوں مجبور ہو گئے۔ اور صلح کے بعد امام حسنؑ کو زہر سے شہید کرنے والے کو سزا کسی نے کیوں نہ دی۔ خلیفہ رسولؐ حضرت عثمان بن عفان کے قاتلوں کے مطالبہ کے لئے کوفہ و شام و بصرہ ایک کر دیا۔ اور فرزند رسولؐ خلیفہ اسلام امام حسنؑ کے قاتل کی تلاش میں ایک نہ نکلا خود مدینہ کی جب یہ حالت ہو تو امام حسینؑ کو مدینے میں بیٹھنے کا مشورہ دینے والے کیا سمجھ کر مشورہ دیتے تھے۔ ٹیک تاریخ دان ایسے

اہم واقعہ سے کب چشم پوشی کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

جنگ کربلا کے ظاہری اسباب

ہوا کیا بنی امیہ کا دست دبازو اور قوی ہو گیا۔ معاویہ شاہی نے عرب کی ذہنیتوں اور روحوں کو تسخیر کر لیا بلا روک ٹوک ایک بھی مزاحم و مانع نہ رہا۔ بس ایک مظلوم بے یار و مددگار غریب و محتاج بے بس و بیکس رسولؐ کا پیارا حسینؑ ہی باقی رہ گیا تھا۔ اموی دولت و ثروت کے خزانے اڑا رہے تھے عرب کا بچہ بچہ عیش و راحت میں خود فراموش تھا۔ شریعت الٰہی اور احکام خداوندی پسِ پشت ڈالدیئے گئے تھے۔ شراب کا ساغر ہر وقت گردش میں تھا۔ نماز تک شراب پیکر پڑھائی جاتی تھی لونڈی تک امامت کے لئے مسجد میں بھیجی جاتی تھی۔ نرد شطرنج ہر وقت کا مشغلہ تھا ماں، بہن، بیٹی کوئی بھی ان شہوت پرستوں سے چھوٹی ہوئی نہ تھی نہ حلال تھا۔ نہ حرام ولید گورنر مدینہ کو حکم پہونچتا ہے۔ کہ حسینؑ سے بیعت لو یا سر بھیجو (طبری)

سفر امام حسین علیہ السلام

ایک خانہ نشین مظلوم و تنہا کے بس کی بات تھی اس غیور و بہادر خوددار حق کو حق پسند حافظ شریعت دامین امت حسینؑ کے لئے یہی ایک بات رہ گئی تھی کہ اپنی جان دیدیں اور دین الٰہی کو بچالیں۔

حسین علیہ السلام نے صاف صاف کہدیا ہے

ان کان دین محمد لم یستقم — الا بقتلی یا سیوف خذینی

اگر محمد کا دین میرے قتل بغیر درست نہ ہوگا تو اے تلوار و! آؤ مجھے لے لو

اور کربلا کے آخری حملے کے وقت حسینی نعرہ یہ تھا ہے

الموت اولی من رکوب العار — والعار اولی من دخول النار

موت ہر ننگ و عار سے ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ (بیعت یزید شرابخوار اور ظالم و ستمگار کی یقیناً ننگ و عار ہے) اور ہر ننگ و عار و ذلت و رسوائی کا (جو کربلا میں وحشی درندوں کے ہاتھوں ہوئیں۔ گوارا کرلینا حسینؑ ایسے باہمت و مستقل مزاج و حافظ دین الہٰی کیلئے سہل و آسان ہے۔ بجائے اس کے کہ جہنم مول لے لیں۔ حسینؑ کی شہادت کا یہی فلسفہ تھا۔

اپنے عزیز و اقارب بال بچوں کو مدینہ سے لیکر نکل پڑے اسطرح سے کہ پہلے اپنے بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا۔ جناب مسلم کے خط کا بھی انتظار نہ کیا اور قید یا قتل ہو جانے کے خوف سے قبر رسول کو چھوڑ کر مکہ معظمہ پہنچے وہاں بھی یزیدی جاسوس پہنچ چکے تھے خونریزی کا خوف اور حرمت خانہ کعبہ کی حفاظت سے مجبور ہوتے اور حج کو عمرہ سے بدل کر ۸ ذی الحجہ یوم ترویہ ۶۰ھ کو کوفہ روانہ ہو گئے۔

تاریخ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر امام علیہ السلام کا اُن راستوں سے نہ تھا۔ جدھر سے قافلوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ لیکن ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ کہ کن راستوں سے گذر ہوا تھا اس لئے کہ چند مقامات کے سوا کسی منزل کا پتہ تاریخ سے نہیں ملتا اور کیوں کر صحیح راستہ سفر کا معلوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ عمداً پوشیدہ کیا گیا۔ لہذا جو راستے معین ہوں گے فرضی ہیں۔ لہذا نقشہ کربلائے معلّیٰ بلیغ ہم نے تیروں سے نشانات دیئے ہیں وہ صرف سمتوں کے نشان ہیں اور مختصر نقشہ صرف کربلائے معلیٰ کے جائے وقوع کو بتاتا ہے

—•—

MAAB 1431
maablib.org

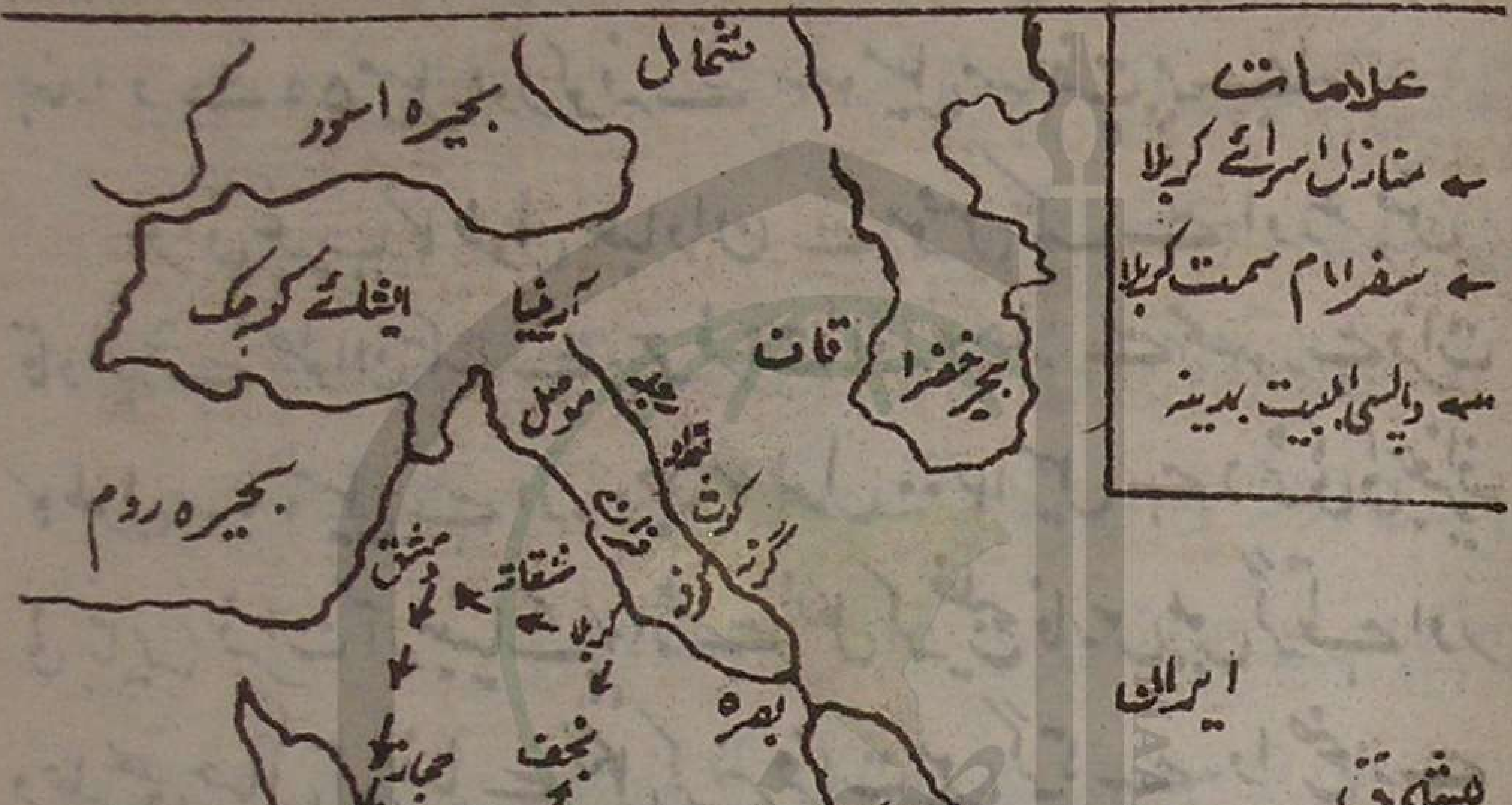
علامات
منازل اسرائے کربلا
سفر امام سمت کربلا
واپسی اہلبیت بمدینہ
شمال
بحیرہ اسود
آرمینیا
موصل
قاف
بحر خضرا
بحیرہ روم
دمشق
کربلا
کوفہ
فرات
بصرہ
ایران
مشرق
خلیج فارس
خلیج عمان
مغرب
حجاز
نجف
مدینہ
بحر احمر
افریقہ
احقاف
صنعا
حضرموت
عدن
بحر ہند
جنوب

maablib.org

بحساب اہل تنجیم حجاز کا طالع عقرب ہے اور بابل کا طالع حمل ہے مکہ معظمہ پر زحل مستولی ہے۔ اور کوفہ پر مشتری کا۔

عرض بلد کوفہ کا ۳۲ درجہ اور طول بلد ½۴۴ درجہ ہے۔ اور کربلائے معلی کا عرض بلد ۳۲ اور طول بلد ۴۴ درجہ ہے۔ اور کربلا بغداد سے ۵۹ میل اور کوفہ سے ۴۳ میل مسافت پر ہے۔

عراق عرب کا طول عبادان سے موصل تک ہے اور عرض قادسیہ سے حلوان تک ہے۔ جو فرات اور دجلہ سے محصور ہے فرات کا طول ۱۸۰۰ میل ہے اور دجلہ کا طول ۱۲۰۰ میل ہے (ترکی کی جغرافیہ کی بنا پر) فرات آرمینیا کے پہاڑ سے نکل کر خلیج فارس میں گرتا ہے اور دجلہ بھی جبال آرمینیا سے نکل کر نہر فرات میں گرتا ہے۔ واضح رہے کہ طول عراق کا قدیم جغرافیہ سے ہم نے لکھا ہے۔ اور اس طول و عرض و حدود میں مملکتوں کے ہمیشہ اختلاف ہوتا رہتا ہے۔

شہادت حضرت مسلم

جناب مسلم خاص اسی تاریخ ابن زیاد گورنر کوفہ کے حکم سے شاہی محل کی چھت سے ڈھکیل کر شہید کر دیئے گئے۔ جناب ہانی حسین کے ناصر کی بھی یہی گت کی گئی سر کاٹ کر یزید کو شام میں بھیجدیئے گئے

حالات تاریخہائے ماہ محرم اور ورود امام

امام حسینؑ اپنے ننھے بچوں اور عورتوں کو لئے عرب کی ریگستانی تپتی ہوئی زمین کو طے کرتے ہوئے ۲ محرم ۶۱ھ کو کربلائے معلیٰ پہونچ گئے۔ اور تیسری محرم کو عمر سعد یزیدی فوج کا کمانڈر چار ہزار سواروں کے ساتھ کربلا کوفہ سے آگیا اور اپنا خیمہ فرات کے اس پار مشرقی سمت میں نصب کیا (مقتل ابو مخنف)

اور ابن زیاد چوتھی محرم کو افواج کوفہ سے بھیج کر خود بھی کوفہ سے کربلا کی سمت روانہ ہوا اور بمقام نخیلہ جو کربلا سے نو کوس تخمیناً واقع ہے شام کی سمت خیمہ زن ہوا (امالی شیخ صدوق)

اور خیام حسینی فرات سے اکھاڑ کر دور نصب کرائے گئے۔ ساتویں تاریخ سے حسینؑ اور ان کے اطفال پر پانی بند کر دیا نویں تاریخ تک یزیدی سپاہ بروایت ابی مخنف ایک لاکھ بیس ہزار سوار و پیادہ جمع ہو گئے۔ اور فرزند رسولؐ کی فوج میں کل نفوس ایک ہزار سوار اور ایک سو پیادہ تھے۔ شب شہادت آپنے سب کو رخصت کر دیا۔ لیکن جن صفدر وصف شکن جاں نثاروں نے ساتھ چھوڑنے سے انکار کیا تھا اور آخر وقت تک امام علیہ السلام کے ساتھ رہے وہ ایک سو بیالیس نفر تک کہے گئے ہیں۔

افسران فوج یزید مع تعداد افواج باختلاف روایات

نمبر شمار	اسم افسر	تعداد فوج	نمبر شمار	اسم افسر	تعداد فوج
۱	عمر ابن سعد بن وقاص	۴۰۰۰ سوار	۱۴	طارق بن ابی ظبیان	شہداء کے سر کوفہ سے شام لیگیا
۲	ابن نوفل	۱۰۰۰ "	۱۵	زہیر بن قیس	سرہائے شہداء کوفہ سے شام لے گیا
۳	ابن قتادہ باہلی	۹۰۰۰ "			
۴	اعور اسلمی	۴۰۰۰ فرات روکنے کیلئے	۱۶	بشر ابن مالک	"
۵	درید غلام عمر سعد	علمدار لشکر	۱۷	ابو بردہ بن عوف ازدی	"
۶	شمر بن ذی الجوشن ضبابی	میسرہ لشکر کا کمانڈار	۱۸	خولی بن یزید اصبحی	نیزے پر سر امام رکھا
۷	شیث ابن ربعی	۴۰۰۰ سوار	۱۹	حر بن یزید ریاحی	ایک ہزار سواروں سے امام کو روکا بعد میں امام پر نثار ہوگئے
۸	عامر بن صریمہ تیمی	۶۰۰۰ "			
۹	عبدالرحمٰن بن ابو سبرہ جعفی	جاسوس			
۱۰	عروہ بن قیس احمسی	افسر سوار	۲۰	حجر بن ابجر	۴۰۰۰ سوار
۱۱	عمر بن حجاج	میمنہ لشکر کا کمانڈار	۲۱	اسحاق بن حشوہ	۲۰۰۰ "
۱۲	زبیدی	۵۰۰ سوار محافظ فرات	۲۲	ازرق شامی	۴۰۰ سوار محافظت فرات کیلئے
۱۳	حکیم بن طفیل	۲۰۰۰ سواروں سے			

شہدائے کربلا کی تعداد میں اور ان کے اسماء میں بھی سخت ترین اختلاف ہے۔ مشہور بہتر ہیں۔ لیکن ہم نے صرف ۷۸ شہیدوں کے نام لکھے ہیں جن پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے۔ واللہ یعلم

دسویں رات فرزند رسولؐ نے عبادت الٰہی میں بسر کی بعد فراغ نماز صبح جنگ شروع ہوئی اور چھ مہینہ کا شیر خوار بچہ تک حسینؑ کا شہید ہوگیا۔ بوقت عصر شمر نے چراغ ہدایت گل کر دیا اور سر اقدس تن سے جدا کر کے نوک نیزہ پر بلند ہوا۔ خیام فلک احتشام لوٹ لئے گئے۔ اور آگ لگا دی گئی۔ اس طرح نبی کی اولاد کا خاتمہ کر دیا گیا۔

یہ خلاصہ شہادت امام مظلوم تھا۔ شہیدوں کی فہرست و نقشہ جنگ ملاحظہ ہو۔

شہدائے راہ خدا روحی لہم الفداء باختلاف روایات

نمبر	شہدائے راہ خدا	ولدیت	قاتل	نمبر	شہدائے راہ خدا	ولدیت	قاتل
۱	سید الشہداءؑ	علیؑ مرتضیٰ	شمر بن ذی الجوشن ضبابی	۴	عبداللہؓ	علیؑ مرتضیٰ	ہانی بن ثبیت حضرمی
۲	علیؑ اکبر	امام حسینؑ	مرہ بن منقذ بن نعمان عبدی حصین بن نمیر	۵	ابوالفضل عباسؑ	"	یزید بن وقار جہنی حکیم بن طفیل طائی
۳	علیؑ اصغر	امام حسینؑ	حرملہ بن کاہل اسدی	۶	جعفرؓ	"	ہانی بن ثبیت حضرمی

نمبر	شہداء راہ خدا	ولدیت	قاتل	نمبر	شہداء راہ خدا	ولدیت	قاتل
۷	عثمانؑ	علی مرتضیٰؑ	خولی ابن یزید اصبحی ایادی الدارمی	۲۰	مسلم	بن عوسجہ اسدی	عبد اللہ ضبابی، عبد اللہ بن خشکارہ بجلی
۸	محمدؑ	"	ایادی الدارمی	۲۱	سعد	عبد اللہ جعفی	x
۹	ابوبکرؑ	امام حسنؑ	عبد اللہ بن عقبہ غنوی	۲۲	بشر	عمر بن حضرمی	x
۱۰	عبد اللہؑ	"	حرملہ بن کاہل اسدی	۲۳	علی یزید	حصین ہمدانی	x
۱۱	قاسم	"	عمر بن سعد بن عروہ	۲۴	عمر	کعب انصاری	x
			بن نفیل ازدی	۲۵	نعیم	ابن عجلان انصاری	x
۱۲	عونؑ	عبد اللہ بن جعفر طیارؑ	عبد اللہ بن	۲۶	زہیر	قین بجلی	کثیر بن عبد اللہ شعبی
			قطبہ بن انی	۲۷	عمر	قرظہ انصاری	x
۱۳	محمدؑ	"	عامر بن سہل تمیمی	۲۸	حبیب	مظاہر اسدی	x
۱۴	جعفرؑ	عقیلؑ	بشر بن خوط ہمدانی	۲۹	حر	یزید ریاحی	ایوب بن مسرح
۱۵	عبد الرحمٰنؑ	عقیلؑ	عمر بن صبیح صیداوی	۳۰	عبد اللہ	عمیر کلبی	سالم غلام ابن زیاد
۱۶	ابی عبد اللہ	مسلم بن عقیل	عمر بن صبیح صیداوی	۳۱	ہلال	نافع بجلی مرادی	x
۱۷	محمد	ابو سعید بن عقیل	لقیط بن ناشر جہنی	۳۲	انس	کاہل اسدی	x
۱۸	سلیمان	غلام امام حسینؑ	x	۳۳	قیس	مسہر صیداوی	حصین بن تمیم
۱۹	منجح		x	۳۴	عبد اللہ	عروہ بن حراق غفاری	x

نمبر	شہدائے راہ خدا	ولدیت	قاتل	نمبر	شہدائے راہ خدا	ولدیت	قاتل
۳۵	عبدالرحمن	عروۃ بن حراق غفاری	×	۵۱	زہیر	بشر خثعمی	×
۳۶	جون	غلام ابوذر غفاری	×	۵۲	زید	معقل جعفی	×
۳۷	شبیب	عبداللہ نہشلی	×	۵۳	حجاج	مسعود بن جعفی	×
۳۸	حجاج	زید سعدی	×	۵۴	مسعود	حجاج	×
۳۹	کرادس	زہیر تغلبی	×	۵۵	بسیر	مسعود بن حجاج	×
۴۰	قاسط	"	×	۵۶	مجمع	عبداللہ عائذی	×
۴۱	کنانہ	عتیق	×	۵۷	عمارہ	حصان بن خریح طائی	×
۴۲	خرغانہ	مالک	×	۵۸	حیان	حارث سلیمان ازدی	×
۴۳	عمر	ضبیعہ ضبعی	×	۵۹	جندب	حجر خولانی	×
۴۴	یزید	ثبیت قیسی	×	۶۰	عمیر	خالد صیداوی	×
۴۵	عبداللہ	یزید بن ثبیت قیسی	×	۶۱	سعید	غلام عمر بن خالد	×
۴۶	عبداللہ	"	×	۶۲	یزید	زیاد بن مظاہر کندی	×
۴۷	عامر	بن مسلم	×	۶۳	حوی	مالک ضبیعی	×
۴۸	قعنب	عمرو النمری	×	۶۴	زاہر	غلام عمرو بن حمق خزاعی	×
۴۹	مولیٰ عامر	مسلم	×	۶۵	مجاہد	علی بن شیبانی	×
۵۰	سیف	مالک	×	۶۶	سالم	غلام بن مدینہ کلبی	×

شمار	شہدائے راہ خدا	ولدیت	قاتل
٦٧	اسلم	کثیر ازدی اعرج	×
٦٨	زہیر	سلیم ازدی	×
٦٩	قاسم	حبیب ازدی	×
٧٠	عمر	جندب حضرمی	×
٧١	ابی ثمامہ	عمر بن عبداللہ صیدای	×
٧٢	حنظلہ	اسعد شیبانی	×
٧٣	عبدالرحمن	عبداللہ بن کدر ارحبی	×
٧٤	عمارہ	ابی سلامہ ہمدانی	×
٧٥	عابس	ابی شبیب شاکری	×
٧٦	شوذب	غلام شاکر	×
٧٧	شبیب	حارث بن سریع	×
٧٨	مالک	عبداللہ بن سریع	×
٧٩	سوار	ابی حمیر فہمی ہمدانی	×
٨٠	عمر	عبداللہ جندعی	×
٨١	جابر	عروہ غفاری	×
٨٢	وہب کلبی	عبداللہ بن عمیر	×
٨٣	بریر	خضیر ہمدانی	بحیر بن اوس ضبی کعب بن جابر ازدی
٨٤	ام وہب	زوجہ عبداللہ بن عمیر	رستم غلام شمر

maablib.org

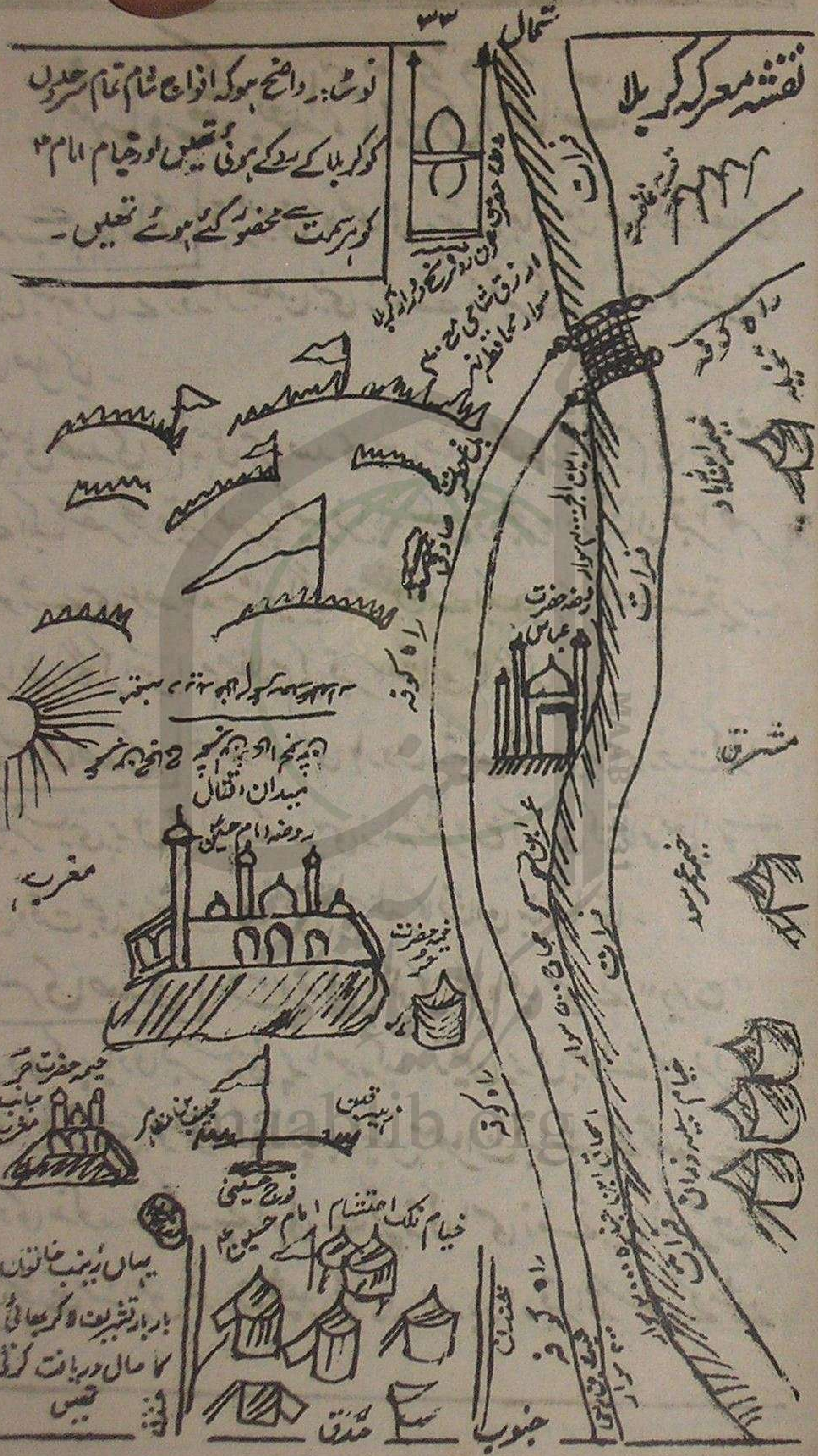

نقشہ معرکہ کربلا
نوٹ:۔ واضح ہو کہ افواج شام تمام سرحدوں
کو کربلا کے روکے ہوئی تھیں اور خیام امام ؑ
کو ہر سمت سے محصور کیے ہوئے تھیں۔
شمال
فرات
راہ کوفہ
مشرق
مغرب
میدان القتال
روضہ امام حسین ؑ
روضہ حضرت عباس ؑ
خیمہ حضرت حر
خیمہ حضرت حر جانب مغرب
زہیر قین
فوج حسینی
خیام تنگ احتشام امام حسین ؑ
یہاں زینب خاتون
بار بار تشریف لا کر بھائی
کا حال دریافت کرتی
تھیں
خندق
جنوب

شہادت کے بعد اہم تاریخی واقعات

سب سے پہلا زائر قبر حسینی کا صحابی رسول جابر بن عبداللہ انصاری ہیں جنہوں نے روز اربعین نبی زادے کی قبر کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

پہلی صدی پہلی ہی صدی میں جناب محمد بن ابراہیم بن مالک اشتر نے ایک مختصر حجرہ قبر اطہر پر تعمیر فرمایا۔ لیکن وہ حجرہ اور نشان قبر اطہر تھوڑے ہی عرصہ بعد مٹا دیا گیا۔ مومنین نے ایک بیری کا درخت قریب قبر اطہر لگا کر اس امام مظلوم کی قبر کا نشان قائم کیا۔

دوسری صدی خلیفہ عباسی ہارون رشید نے وہ بیر کا درخت کٹوا کر قبر حسینی پر ہل چلوا دئے اور یہی زمانہ شروع آبادی کربلاء معلی کا ہے اس وقت بھی مومنین نے مخفی قبر مطہر کا نشان بنا دیا تھا۔

تیسری صدی ۲۳۶ھ میں متوکل شاہ عباسی نے "دیزج" یہودی کو بربادی قبر حسینی پر ماموریا کیا۔ زمین پر ہل چلوائے نہر فرات کاٹ کر قبر حسینی کو غرق کر دینا چاہا لیکن معجزات قبر مطہر کے ظہور سے یہودی مذکور نے مزید بے ادبی سے گریز کی اسی زمانے میں زائرین کے لئے سخت سزائیں اور بندشیں کی گئیں اور بار بار قبر اقدس کے مٹانے

کی کوششیں ہوئیں۔ سنہ ۲۴۷ھ میں منتصر باللہ نے اپنے باپ متوکل کو قتل کر دیا۔ اور تجدید روضۂ اقدس کی گئی۔

چوتھی صدی سنہ ۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے عزائے امام مظلوم میں عام اجازت ہی نہیں دی بلکہ نوحہ و ماتم و سوگواری کو ترقی دی ایام عزا میں بازار بند کرائے۔ حکومت آل ایوبہ نے روز بروز عزائے امام میں ترقی ہوئی۔ لیکن آل ایوب نے سروان کی پیروی سے پھر بندشیں عائد کیں۔ لیکن معز الدولہ، رکن الدولہ، عضد الدولہ، نے روضہ ہائے مقدسہ کی از سر نو تعمیر کی اور شہدائے کربلا کے مزارات کی تزئین ہوئی۔ اور امام علیہ السلام کے نام سے ایک خزانہ قائم کیا گیا اسی صدی میں کثرت سے لوگوں نے کربلا معلیٰ کی مجاورت اختیار کی اور شہر کی آبادی بڑھ گئی۔ بنی ہاشم میں سب سے پہلے اولاد جناب عباس اور اولاد امام موسیٰ بن جعفر اور اولاد جناب جعفر طیار نے کربلا کی مجاورت اختیار کی۔

پانچویں صدی عربوں نے کربلا معلیٰ میں تاخت کی لیکن سیف الدولہ نے حلہ سے فوج بھیجکر مفسدوں کو قتل کیا۔

چھٹی صدی سنہ ۵۲۸ھ میں مسترشد خلیفہ عباسی نے خزانہ حضرت کا لوٹ لیا۔ اور اپنے لشکر میں تقسیم کر دیا۔ لیکن اس لوٹ کے بعد مسترشد

مع اپنے پسر کے راستے میں قتل ہو گیا۔

آٹھویں صدی سلطان محمد خدابندہ نے خداموں کو روضۂ اقدس کے وظائف مقرر کئے سنہ ۷۹۵ھ میں سلطان احمد والی عراق نے عراق کو لوٹ لیا۔ لیکن امیر تیمور نے اپنی فوج لیکر مقابلہ کیا اور شکست دی۔ اور مال عراق کا واپس لیا۔

دسویں صدی سنہ ۹۱۴ھ میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے روضۂ مقدسہ امامؑ اور روضۂ حضرت عباسؑ کی تعمیر کی اور قندیلہائے طلائی آویزاں کیں ضریحیں بنوائیں اور سنہ ۹۵۷ھ میں نہر کربلائے معلیٰ کی تعمیر کی

گیارہویں صدی شاہ عباس صفوی نے کاشی کی اینٹیں ضریح اقدس میں لگائیں۔

تیرہویں صدی میں عبدالوہاب نجدی نے کربلائے معلیٰ پر حملہ کیا۔ ضریح اقدس توڑ ڈالی۔ اور قتلِ عام کیا سلطان روم و خدیو مصر نے اپنے افواج بھیجکر اس سرکش کو شکست فاش دی

سنہ ۱۲۶۳ھ میں حضرت جد علام سید العلماء علیین مکان جناب سید حسین طاب ثراہ نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ حجۃ الاسلام آقای شیخ محمد حسن نجفی مصنف جواہر الکلام کو بھیجکر نہر آصفی تعمیر کرائی اور دیوار شہر نجف اشرف۔ دوبارہ پندرہ ہزار روپیہ بھیجکر روضۂ

حضرت مسلم و حضرت ہانی کی تعمیر کرائی اور نجف اشرف میں قناتی
کنوئیں بنوائے۔ اور مبلغ تیس ہزار روپیہ حجۃ الاسلام آقا سید
ابراہیم قزوینی کو بھیجا تعمیر ایوان طلائی حضرت عباس کے لئے۔ اور ایک
لاکھ پچاس ہزار روپیہ واسطے تعمیر نہر حسینی کے بسنہ ۱۲۸۲ھ میں ناصر الدین
شاہ قاچار مرحوم نے روضہ اقدس امام کی مزید تزئین کی۔ اور سنہ ۱۲۹۵ھ
میں در قبلہ امام حسینؑ پر سونا چڑھایا گیا۔ اور روضہ کی جابجا
سے مرمت ہوئی آئینہ بندی کی گئی۔ اور کاشی کی اینٹیں لگیں
چودھویں صدی روضۂ امام علیہ السلام اور روضۂ حضرت
ابو الفضل العباسؑ کے پھاٹکوں پر دو گھڑیاں نصب ہوئیں اور روضۂ
حضرت عباسؑ کی توسیع ہوئی اور چھوٹی برجیاں بنائی گئیں

احمد النقوی

مورخہ ۵ رمئی سنہ ۱۹۳۵ء

maablib.org

دارالتبلیغ ملتان

سابق ادارہ لکھنؤ

کس پر پوشیدہ ہے کہ جو مذاہب خود اپنے مذہب کی رو سے غیر مذاہب کو دعوت و تبلیغ سے ممنوع ہیں وہ بھی آجکل اپنے اپنے مذہب کو عالمگیر بنانے میں سیاسی نقطۂ نظر سے روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ لیکن خدا کا پسندیدہ دین اسلام جس کو انبیاء و اولیاء اللہ نے اپنا خون پانی کی طرح بہا کر قائم کیا تھا۔ آج وہی دین حقہ کس مپرسی میں ھل من ناصر ینصرنا کی دل ہلانیوالی فریاد کر رہا ہے۔

اسلام کے فدائی اٹھو اور دارالتبلیغ کی مدد کرو۔ دارالتبلیغ کو تمام شیعہ علماء کرام دامت معالیہم کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

(۱) **شعبۂ اشاعت** :- کی امداد و اعانت میں جسقدر باہمت حضرات حصہ لیں گے اور مالی تقویت کرینگے اسی قدر اردو انگریزی اور دیگر ملکی زبانوں میں مفید و کارآمد کتابیں شائع کر کے غیر اقوام میں نشر کی جاویں گی بلکہ دین مبین میں آپ کی نیک کمائی کا جتنا قلیل و کثیر حصہ صرف ہوگا۔ دنیا و آخرت میں وہی کام آوے گا۔ اس شعبہ کا کوئی چندہ معین نہیں ہے۔

ہمدرد پرنٹنگ پریس ملتان شہر

[illegible]